



## سوال

(36) کیا رفع الیدین عند الركوع وعند السجود الراس از سنن مؤکده سے ہے یا نہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چہ میفرماید عالمان دین و مقتیان شرع متین درین مسئلہ کہ رفع الیدین عند الركوع وعند رفع الراس منہ وعند القيام الركعة الثالثية از سنن مؤکده است کہ تارکش معاتب و معاقب خواہد شد یا از سنن زوائد کہ فاعل آل مشاب باشد و تارکش ملام و معاتب نخواہد شد و ان ترک مدۃ عمرہ کما حقہ الشہید رحمہ اللہ فی رسالتہ تنویر العینین۔  
ترجمہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مقتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ وقت رکوع کرنے اور رکوع سے اٹھنے اور تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے کے رفع الیدین کرنا سنتوں مؤکده سے ہے کہ جن کا تارک لائق عتاب اور عذاب کے ہو جاتا ہے یا سنتوں زائد سے ہے کہ جن کا کر نیوالا ثواب کے لائق ہوتا ہے اور تارک ان کا لائق ملامت اور عتاب کے نہیں ہوتا اگرچہ عمر نہ کرے جیسا کہ شہید رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ تنویر العینین میں بیان کیا ہے۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حافظ ابن قیم در زاد المعاد نوشتہ من الاختلاف المباح الذی لا یعنف فیہ من فعلہ ولا من ترکہ و هذا کرفع الیدین فی الصلوۃ و ترکہ و کالاتحادات و انواع الاذان و الاقامۃ و انواع التکبیر من الافراد و القران و التمتع شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنے رسالہ سنت الجمعه میں لکھتے ہیں فان السلف فعلوا هذا و هذا و کان کالاتحادات مشهور یمتصم کانوا یصلون علی الجنائز بقرۃ کما کانوا یصلون تارة بالبحر بالبسملة و تارة بغير حجر و تارة باستفتاح و تارة بغير استفتاح و تارة برفع الیدین فی المواطن الثلاث و تارة یقرؤن خلف الامام بالسر و تارة لا یقرؤن و تارة یجبرون علی الجنائز سبعاً و تارة حمساً و تارة اربعاً کان فیم من یفضل هذا و فیم من یفضل هذا کل هذا ما ثبت عن الصحابة کما ثبت عنهم ان فیم من کان یرجع فی الاذان و فیم من لم یرجع فیہ و فیم من یوتر الاقامۃ و فیم من کان یشفعها و کلاهما ما ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیخ الاسلام ابن تیمیہ۔

ترجمہ: حافظ ابن قیم نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ قنوت کا مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ اور یہ اختلاف اختلاف مباح سے ہے اوس کے کرنے والے اور نہ کرنے والے پر کوئی ملامت نہیں ہے جیسے نماز میں رفع الیدین کرنا اور نہ کرنا اور مانند اختلاف تشہد اور اذان اور اقامت کے اور مانند اختلاف حج کے جو افراد اور قرآن اور تمتع ہے۔ سلف صالحین نے دونوں طرح کیا ہے۔ اور دونوں فعل ان میں مشہور اور معروف تھے۔ بعض سلف صالحین نماز جنازہ میں قرأت پڑھتے تھے اور بعض نہیں پڑھتے تھے جیسے کہ بسم اللہ کو نماز میں کبھی اونچے پڑھتے اور کبھی آہستہ دعاء افتتاح پڑھتے کبھی نہ پڑھتے اور کبھی رفع الیدین رکوع کو جاتے اور اٹھتے اور تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تینوں وقت کرتے کبھی نہ کرتے کبھی دونوں طرف سلام پھیرتے کبھی ایک طرف کبھی امام کے پیچھے قرأت پڑھتے کبھی نہ پڑھتے اور نماز جنازہ میں کبھی سات تکبیریں کستے کبھی پانچ کبھی چار سلف صالحین میں ہر طرح کے کرنے والے موجود تھے یہ سب اقسام اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہیں چنانچہ بعض صحابہ کرام اذان میں تریج کرتے تھے بعض نہیں کرتے تھے بعض اقامت اکہری کہتے بعض دوہری اور رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح ثابت ہے۔

## فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 151 - 152

محدث فتویٰ